غامدی صاحب موسیقی پر کلام اللہ کا پڑھنا جائز سمجھتے ہیں

اسلام اور موسیقی: جاوید غامدی کی خدمت میں: غور وفکر کے لئے

غامدی صاحب اور جدیدیت پسندوں کا خاص طریقہ واردات

جاوید غامدی صاحب کے ادارے دارالتذکیر سے جدیدیت پسند عالم اور پرویز صاحب کے مداح جناب جعفر شاہ پھلواری کی کتاب ریاض السنہ کے نام سے شائع ہوئی ہے اس کتاب میں پھلواری صاحب نے ''جمع الفوائد'' سے اپنی دانست میں موسیقی کے حق میں اور گانے بجانے کی حمایت میں کُل تین احادیث اکٹھا کی ہیں اوران حدیثوں کا غلط سلط ترجمہ وتشریح بیان کر کے بہ ظاہر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ عہد رسالت میں علم موسیقی اور موسیقاروں کی بلکہ گویوں کی نہ صرف سرپرستی کی جاتی تھی بلکہ رسالت مآب ان کی اصلاح بھی فرماتے تھے تاکہ یہ علم ترقی کرے حیرت یہ ہے کہ ان احادیث سے موسیقی، گانے بجانے کی تائید تو نہیں ہوتی لہٰذا پھلواری صاحب نے اپنے مطلب کو حدیث میں داخل کرنے کے لئے اس پر نہ صرف اپنی مرضی کی سرخیاں لگائی ہیں بلکہ ترجمے میں جان بوجھ کر تحریف کر کے اپنے مطالب پیدا کرنے کی کوشش بھی کی ہے لیکن پھر بھی تحریف نہ کر سکے، مثلاً ایک سرخی ہے عورتوں کا گانا سننا، گانا بجانا ص ۴۳۸، چند لڑکیوں کے گانے پر حضورؐ کا اظہار پسندیدگی، جبکہ ان تمام احادیث میں ذکر بچیوں کا ہے عورتوں کا نہیں اور الفاظ میں جارتیان، جوار، جاریہ سودا کے الفاظ آئے ہیں، لیکن اس کا ترجمہ جان بوجھ کر عورت کیا گیا ہے تاکہ مغالطہ پیدا کیا جائے۔ ایک سرخی پھلواری صاحب کے قلم سے ہے ''گانے والیوں کی اصلاح'' گویا رسالت ماب گویوں گلوکار عورتوں اور مغنیوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے نعوذ باللہ حالانکہ اصلاح آپؐ نے بچیوں کے شرکیہ الفاظ کی فرمائی تھی ان تین احادیث سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے اگر زیادہ سے زیادہ ثابت کیا جا سکے کہ خوشی کے موقع پر کم عمر بچیاں اگر ملی حمیت اور جہادی جدوجہد سے متعلق اشعار دف پر گائیں ایسے اشعار جن میں موت، جذبہ ایمانی، شوکت اسلامی، نغمہ روحانی، شہادت، میدان جہاد، مقاتلے، مقابلے، مجاہدے، تزکیۂ نفس، قلب مطمئنہ، نغمۂ مبارزت، شہداء، صدیقین انبیاء کا ذکر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، انھیں کسی درجے میں برداشت کیا جا سکتا ہے لیکن یہ رویہ بھی ایک طرزِ زندگی کے طور پر اسلام کو قبول نہیں ترمذی کی حدیث اس موقف کو موکد کرتی ہے لہٰذا ترمذی کی روایت کے مطابق جب سیاہ فام لڑکی حضرت عمر کو دیکھ کر دف الٹ کر اس پر بیٹھ گئی تو رسالت ماب کی خوشی دیدنی تھی رسالت ماب نے واضح طور پر اس لڑکی کے فعل کو ناپسندیدہ قرار دیا اور فرمایا اے عمر شیطان تم سے خوف کھاتا ہے یعنی لڑکی کا دف بجانا شیطانی کام ہے امید ہے غامدی صاحب اپنی اصلاح فرمائیں گے اور اپنے ادارے کی شائع شدہ کتاب میں احادیث کے متن سے فکر ونظر کے چراغ خود روشن کر لیں گے۔ ذیل میں ان تین احادیث کا مطالعہ فرمایئے سرخیاں ہماری ہیں۔

گانا بجانا اسلامی رویہ نہیں: حدیث نبویؐ:

حضور ﷺ کسی غزوے میں تشریف لے گئے. جب واپس آئے تو ایک سیاہ فام بچی حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ: میں نے منت مانی تھی کہ حضورؐ کو اللہ تعالیٰ صحیح سلامت واپس لے آئے، تو میں حضور ﷺ کے سامنے دف بجا بجا کر گاؤں گی. حضورؐ نے فرمایا کہ: اگر تیری یہ منت ہے تو پوری کرلے، ورنہ رہنے دے. اس نے کہا کہ: میں نے تو یہ منت مانی تھی، اس کے بعد دف بجانے لگی.

ساحل مئی ۲۰۰۸ء

رزین کی روایت میں ھے کہ وہ طلع البدر علینا الخ گارھی تھی. پھر حضرت علیؓ آئے اور وہ حسبِ معمول اپنے کام میں لگی رھی. پھر حضرت عثمانؓ آئے اور وہ اسی طرح مصروف رھی. اس کے بعد حضرت عمرؓ آئے تو وہ اپنی دف اُلٹ کر اس پر بیٹھ گئی. حضور ﷺ نے فرمایا کہ: اے عمرؓ! شیطان تم سے خوف کھاتا ھے. دیکھو میں بیٹھا تھا تو یہ لڑکی گارھی تھی. پھر یکے بعد دیگرے ابو بکرؓ و علیؓ اور عثمان آئے اور یہ اپنے شغل میں لگی رھی لیکن جب تم آئے تو اس نے اپنی دف کو الٹ دیا ۔[ترمذی]واضح رہے کہ بچی شہدائے بدر کو یاد کررہی تھی پھر بھی غناء اور دف کو پسند نہیں کیا گیا۔

بچیوں کا گانا بھی پسندیدہ نہیں:حدیث نبویؐ:

حضورﷺ میرے ھاں تشریف لائے تو اس وقت دوبچیاں جنگ بعاث کے گانے گارھی تھیں . حضورﷺ بستر پر لیٹ گئے اور دوسری طرف کروٹ لے لی. اتنے میں حضرت ابو بکرؓ تشریف لے آئے تو مجھے ڈانٹ کر کھا کہ: رسولؐ اللہ کی موجودگی میں اور یہ شیطانی گیت؟ حضورؐ نے جناب ابو بکرؓ کی طرف متوجہ ھو کر فرمایا: رھنے دو ان بیچاریوں کو . جب وہ خاموش ھوگئے تو میں نے ان دونوں چھوکریوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں.اس روز عید بھی تھی اور حبشی مسجد میں اپنی ڈھالوں اور نیزوں کے کرتب دکھا رھے تھے. اس کے بعد میرے پوچھنے پر یا از خود حضورؐ نے فرمایا کہ: کیا تمھیں [حبشیوں کا کھیل] دیکھنے کی خواھش ھے؟ میں نے عرض کیا : ھاں. پھر حضورؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا کہ میرا رخسار رخسارِ نبویؐ سے ملا ھوا تھا [یعنی حضورؐ کے کاندھے پر میری ٹھوڑی تھی]. حضورؐ فرماتے جاتے: بنی ارفدہ[یعنی حبشیوں] دکھاؤ اپنے کرتب. آخر میں کھڑے کھڑے اکتا گئی تو حضورؐ نے فرمایا: بس؟ میں نے عرض کیا: ھاں . فرمایا: تو اب جاؤ.[شیخین، نسائی] حضرت ابوبکرؓ جنگ بعاث کے تذکرے کوبھی شیطانی گیت قرار دیتے ہیں رسالت مآب درگزر کی ہدایت فرماتے ہیں اس ذرا سے معاملے سے موسیقی کا حلال ہونا اس کی ریاستی سرپرستی کا جواز کہاں ثابت ہوگیا؟

بچیاں اگر گائیں تو کیا؟:حدیث نبویؐ:

جب میری رخصتی ھوچکی تو حضورﷺ میرے غریب خانے پر جلوہ افروز ھوئے اور میرے ھی بستر پر بیٹھ گئے. چند بچیاں دف بجا بجا کر بدر میں شھید ھونے والے اپنے بزرگوں کی مدح سرائی کرنے لگیں. جب ایک نے یہ مصرع گایا کہ ”فینا نبی یعلم مافی غد“ [ھم میں ایک پیغمبر ایساھے جو یہ جانتا ھے کہ کل کیا ھوگا] تو حضورﷺ نے اس سے فرمایا کہ : یہ نہ کھو اور وھی کھوجو تم پھلے کھہ رھی تھیں.[بخاری، ابو داؤد، ترمذی] حضورؐ نے گانے والی بچیوں کے شرکیہ الفاظ کی اصلاح فرمائی اس سے گویوں کی اصلاح کے جواز کا راستہ دکھا کر موسیقی کو حلال قرار دینا محض جدیدیت پرویزیت، پھلواریت بلکہ غامدیت ہے۔

ٹی وی کے ڈراموں کھیل تماشوں،لہولعب میلوں ٹھیلوں کے جواز میں غامدی صاحب اوران کے حلقے نوآموز جہلاء درج ذیل حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔

فن سپہ گری کا معاملہ عورت کے لئے:

حضور نے میرے حجرے کے دروازے پر کھڑے ھو کر مسجد میں فن سپہ گری دکھانے والے حبشیوں کے کرتب دیکھے اور مجھے یہ اپنی چادر میں چھپا کر دکھائے اور میں انھیں دیکھتی رھی [شیخین] اس حدیث سے جدیدیت پسندوں کا یہ استدلال کہ لہولعب کھیل تماشے ایک دینی رویہ ہیں اوراس رویے کو لازم دین اور اسلامی ثقافت وتہذیب کے اہم مظہر کے طور پر پیش کرنا محض دجل،فریب، گستاخی، بے ادبی اور ڈھٹائی ہے اس حدیث کوٹی وی ڈراموں

کی تائید میں لانا اور یہ کہنا کہ نعوذ باللہ رسول اللہ اپنی اہلیہ کو دل لگی کے کام دکھاتے تھے محض دنائت وخباثت نفس ہے مسجد جیسے مقدس مقام میں فن سپہ گری کے مظاہروں اور ٹی وی ریڈیو سرکس کے ڈراموں اور کھیل تماشوں میں مشابہت ومماثلت تلاش کرنا غامدیت کا کمال ہے۔

عورت کی منت دف بجانا: حدیثنبویؐ:

ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر حضورؐ اس غزوے سے صحیح سلامت واپس تشریف لے آئیں گے تو میں آپ کے سر پر کھڑے ہو کر دف بجاؤں گی فرمایا اگر تونے یہ منت مانی ھے تو آپوری کرلے ورنہ رھنے دے [ابو داؤد] اس حدیث سے غامدی صاحب وحیدالدین خان اور جدیدیت پسندوں کا پورا حلقہ موسیقی کا جواز ثابت نہیں کرسکتا اس سے تو صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ رسالت مابؐ اتنے حلیم وکریم تھے کہ ایک لغو کام کی اجازت عورت کا دل رکھنے کے لیے دے دی آپؐ کو حلم وکرم کا عالم یہ تھا کہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی کے کفن کے لیے آپ نے کرتے کا کپڑا عنایت کیا نماز جنازہ میں تشریف لے گئے تا آنکہ کہ وحی الٰہی نازل ہوئی اور آپؐ کو نماز پڑھنے سے روک دیا گیا اور کہا گیا کہ اگر اپ ستر مرتبہ بھی ان کی مغفرت کی دعا کریں تو یہ قبول نہیں کی جائے گی۔

یہ احادیث جناب غامدی صاحب کی فکر کو فروغ دینے والے ادارے دارالتذکیر سے شائع کردہ کتاب ''ریاض السنہ'' کے صفحہ نمبر ۴۹۸، ۴۳۹، ۵۱۶ پر دیکھی جاسکتی ہیں ان احادیث سے زیادہ سے زیادہ کس قسم کے اشعار اور کس قسم کی موسیقی کا جواز تلاش کیا جاسکتا ہے ظاہر وباہر ہے صرف دف بجانے کو موسیقی کہنا عربوں کے فن موسیقی سے ناواقفیت ہے سوق عکاظ کے میلوں میں موسیقی کا نام کیا صرف دف، بجانا تھا کیا علم موسیقی کی ابتداء وانتہاء دف ہے؟ کیا رخصتی کے وقت عہد حاضر کے گویے جنگ بعاث کے گیت گاتے ہیں کیا میلوں ٹھیلوں کے گانوں میں شہداء اسلام اور بزرگوں کی مدح سرائی کی جاتی ہے، کیا پیغمبر علیہ صلوۃ والسلام کی مدح پڑھی جاتی ہے؟

تمام جدیدیت پسندوں خصوصاً غامدی صاحب کا طریقہ واردات یہ ہے کہ وہ اسلام سے موسیقی کا جواز ضرور ثابت کریں گے لیکن کبھی ان کی زبان سے، قلم سے موجودہ موسیقی کی مذمت نہیں ہوگی وہ محض اصولی باتیں بیان کر کے عہد حاضر کی موسیقی سے انجان بن جائیں گے جیسے جانتے ہی نہیں لہٰذا اس کی مضرتوں اس کے کفر پر خاموش رہیں گے۔ غامدی صاحب کبھی یہ نہیں لکھیں گے نہ فرمائیں گے کہ ٹی وی کے تمام چینلوں سے، ڈش سے ریڈیو اور کیسٹوں سے جس جس قسم کی موسیقی اور جس قسم کے اشعار پڑھے جارہے ہیں اسلام میں اس کی اجازت نہیں یہ سب اسلامی منہاج میں حرام ہیں ان کا جواز اسلام نہیں دے سکتا غامدی صاحب کبھی غالب رواں، جاری موجود نظام موسیقی کو ہدف تنقید نہیں بنائیں گے کہ یہ استعماری حکمت عملی کے خلاف ہوگا وہ صرف دین میں رخنے نکالیں گے۔ ان کے اعتراضات اور تنقید کا ہدف وہ اہل دین ہوں گے جو موسیقی نہیں سنتے وہ انھیں قائل کریں گے کہ تم موسیقی سنو یہ تو سنت سے ثابت ہے ان کی دعوت تربیت وتعلیم کا ہدف آوارہ عریاں بے پردہ بے حجاب عورت نہیں ہوگی ان کا خطاب اس حیادار دوشیزہ سے ہوگا جو حیاء کی حفاظت کررہی ہے اسے غامدی صاحب وہ حیلے، بہانے، رخنے، چور دروازے، نفس کے پوشیدہ اور شریر تقاضے، طریقے، سلیقے، قرینے، ضابطے رابطے راستے اور واسطے بتائیں گے جن کے ذریعے وہ حیاء سے آزاد ہو حجاب ختم کردے اور آوارہ بن جائے غامدی صاحب اور تمام جدیدیت پسندوں کا طریقہ واردات یہی ہے تنہائی میں آپ غامدی صاحب سے آج کل کی جدیدیت عورت جدید موسیقی کے بارے میں پوچھئے اس کی بھرپور مذمت کریں گے اسلام میں اس کی اجازت نہیں جس کی اجازت نہیں ہے اس کے خلاف قلم تحریر تقریر کیوں خاموش ہے؟ موسیقی کی اجازت دیں گے ساتھ میں یہ بھی فرمائیں گے کہ اشعار پاکیزہ ہوں جنسی آوارگی نہ ہو لیکن کبھی موجودہ موسیقی کو حرام قرار نہیں دیں گے۔

کسی نے غامدی صاحب سے پوچھا کہ اگر موسیقی اور پاپ موسیقی یا کلاسیکل موسیقی کے ساتھ کلام پاک کو گا بجا لیا جائے تو کیا ھرج ھے کیونکہ آپ نے موسیقی کے ساتھ پاکیزہ کلام کی شرط لگائی ھے اور سب سے پاکیزہ کلام. اللہ کا کلام ھے اور آپ نے ایک تقریر میں خود یہ فرمایا ھے کہ حضرت داؤد زبور کی آیتیں موسیقی پر گاتے تھے اور انجیل مقدس کی آیتیں کلیسا میں بربط ونے پر گائی جاتی ھے تو

کلام اللہ کو موسیقی پر گانے میں کیا ھرج ھے تو حضرت والا نے فرمایا کہ میں نے اس موضوع پر کبھی غور نہیں کیا اس لئے فی الحال حتمی جواب نہیں دے سکتا لیکن اس امر میں بہ ظاہر کوئی مضائقہ نظر نہیں آتا لیکن احتیاط بھتر ھے کیونکہ قرآن کو بربط پر گانے سے اس کا تقدس مجروح ہوسکتا ھے۔

احادیث سے جس گانے اور موسیقی کو غامدی صاحب ثابت کررہے ہیں اس کے بارے میں صرف یہی کہا جاسکتا ہے کہ اگرامت کے لوگ خوشی کے موقع پر اپنے صلحاء، صدیقین، شہداء کو دف پر یاد کرلیں تو اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے لیکن ایسی شاعری اور ایسی موسیقی کو تو مغرب موسیقی ہی نہیں مانتا جس سے جنسی جذبات میں ابال ابھار اور اشتعال نہ آئے اور تمام حدود توڑنے کی آرزو پیدا نہ ہو لہٰذا غامدی صاحب مغربی موسیقی پر غض بصر سے کام لیتے ہیں یہ جدیدیت پسندوں کا خاص طریقہ واردات ہے۔اسلامی تاریخ وتہذیب میں کبھی موسیقی اور غنائیت کو ریاستی معاشرتی، حکومتی، اخلاقی، اجتماعی سرپرستی حاصل نہیں رہی موسیقی کو شجر ممنوعہ سمجھا گیا دور زوال میں بھی اگر موسیقی کو رندوں اور اوباشوں کی نجی محفلوں اور چاردیواریوں میں زندگی کا چلن ملا تب بھی موسیقاروں گویوں کو کبھی معاشرے میں عزت کی نگاہ سے نہیں دیکھا گیا۔انھیں حقیر اور ذلیل مخلوق سمجھا گیا۔ناچنے گانے والی عورتوں کو ایک تماشے کے طور پر قبول کیا گیا وہ کبھی اشرافیہ میں شامل نہ ہوسکیں اورنگ زیب کے دور میں بھی موسیقاروں اور گویوں کے محلے سب سے الگ ہوتے تھے۔یہ معاشرے میں اچھوت بن کر زندہ رہتے تھے کوئی انھیں شرفاء میں شمار نہ کرتا تھا حتی کہ وہ شرفاء جو ان کی موسیقی وغنا سے لطف اندوز ہوتے تھے یہ کام چھپ کر کرتے تھے تاکہ ان کی شرافت پر دھبہ نہ آجائے۔۱۹۸۰ء تک طوائفیں الگ آبادیوں محلوں میں رہتی تھیں بھٹو صاحب نے اس سلسلے میں قانون سازی کی تو یہ طوائفیں شرفاء کے محلوں میں رچ بس گئیں اور اب شرفاء میں شامل ہیں تاریخ میں پہلی مرتبہ جاوید غامدی وہ پہلے مفکر ہیں جو اوباشوں آوارہ لوگوں، لچوں اور لفنگوں کی ناپسندیدہ حرکات وسکنات کو اسلامی جواز عطا کررہے ہیں یہ جواز بھی مختلف تحدیدات کے دائرے میں دیا جارہا ہے۔اور غامدی صاحب کو جرأت نہیں ہے کہ اس قدر آزاد خیال ہوتے ہوئے بھی ٹی وی چینلوں، ریڈیو اور کنسرٹ میں برپا کی جانے والی محافل موسیقی اور دلوں میں آگ بھڑکانے والے گانوں اور نغموں کو حلال قرار دے لیں ایسے مواقع پر حضرت سکوت فرماتے ہیں یہ جدیدیت پسندوں کا خاص طریقہ واردات ہے کہ اگر کوئی بے پردہ آوارہ عریاں ہے تو اسے کچھ نہ کہو اس کو ہدایت جاری نہ کرو اس کی اصلاح کے لئے فکرمند نہ ہو نقد نہ کرو لیکن جس نے نقاب پہن رکھا ہے اس کا نقاب اتروادو اس کی اصلاح کردو اسے باور کرادو کہ یہ ظلم ہے اس اضافی بوجھ کو اتار پھینکو جو پاپ موسیقی سن رہا ہے عریاں فحش گانے گا رہا ہے اس پر کوئی نقد نہ کرو جو موسیقی نہیں سن رہا اسے اکسایا جائے کہ وہ موسیقی سنے یہ روح کی غذا ہے تم خشک مولوی اور کھردری ملانی کیوں بنی ہو موج مستی سے دل بہلاؤ یہ تو تمہارے رب کی عنایت اور تمہارے پیغمبر کی سنت ہے نعوذ باللہ دوسرے لفظوں میں غامدی صاحب اور تمام جدیدیت پسندوں کے اصل مخاطب جدیدیت پسند، بگڑے ہوئے، صراط مستقیم سے بھٹکے ہوئے مسلمان نہیں ان کے اصل مخاطب راسخ العقیدہ دینی لوگ ہیں جنہیں یہ صراط مستقیم سے بھٹکا ہوا سمجھتے ہیں اور اصلاً تمام توجہ انھیں صراط مستقیم سے بھٹکانے پر مرکوز کرتے ہیں اسی لئے یہ بگڑے ہوئے مسلمانوں کو درست اور حق پر سمجھتے ہیں لیکن ان مسلمانوں کو جو صراط مستقیم پر چل رہے ہیں بھٹکانا اپنا مذہبی فریضہ خیال کرتے ہیں۔تمام جدیدیت پسندوں Modrenist کا بنیادی کام یہی ہے کہ اسلامی معاشروں میں دین پر کاربند لوگوں کو تذبذب، شک، قیاس، گمان کی دھند میں مبتلا کر کے ان سے ایمان عمل یقین کی دولت چھین لیں یہ جدیدیت پسند کبھی گمراہ لوگوں کی اصلاح کے لیے نہ قلم اٹھائیں گے نہ زبان ہلائیں گے ان کا ہدف ہمیشہ دین پر عمل کرنے والے ہوں گے کیونکہ جو دین پر عمل نہیں کررہے وہ تو نجات یافتہ ہیں صراط مستقیم پر گامزن ہو چکے ہیں جو دین پر عامل ہیں وہ اصلاً بھٹکے ہوئے ہیں لہٰذا بھٹکے ہوئے آہو کو سوئے حرم جانے سے روکنا جدیدیت پسندوں کی استعماری حکمت عملی ہے۔اسی لئے ٹی وی ریڈیو کی عریانی فحاشی اور ملک بھر میں بڑھتی ہوئی بے حیائی پر جاوید غامدی اور ان کے حلقہ احباب کی آنکھ میں ایک آنسو بھی نہیں آتا البتہ خوشی سے مسرت کے قطرے پلکوں پر جگمگاتے ہیں۔

ساحل مئی ۲۰۰۸ء